مولانا ابوالکلام آزاد برصغیر کی نہایت محترم اور با وقار شخصیت تھے، لیکن دنیا کے ہر بڑے انسان کی طرح مولانا جتنے بڑے تھے اتنے ہی وہ نکتہ چینوں اور مخالفوں کے ہدفِ طعن وتشنیع بنے اور بعض مخالفوں نے تو اپنی کم ظرفی کا ثبوت اس طرح دیا کہ دہن کے ساتھ اپنی زبان بھی بگاڑ لی، مولانا پر جن اعتراضات کی بوچھار کی گئی ان کی نوعیت دو قسم کی ہے یعنی مولانا بحیثیت ایک عالم دین کے اور مولانا بحیثیت ایک سیاسی لیڈر کے، لائق مرتب نے اس کتاب میں مولانا پر ان تنقیدوں کا جائزہ اس طرح لیا ہے کہ خود انھوں نے کچھ نہیں کہا بلکہ مولانا آزاد کے متعلق برصغیر کے اکابر علم وادب کی مطبوعہ تحریروں اور ان کے خطوط کے اقتباسات مع حوالوں کے یکجا کر دیے ہیں۔ یہ اقتباسات گنتی میں ۳۶ ہیں جن میں سے تین ایڈیٹر برہان کے مقالات کے بھی ہیں، پھر مختلف اخبارات ورسائل نے مولانا کے دفاع اور ان پر اعتراضات کے جواب میں جو اداریے سپردِ قلم کیے تھے ان کے اقتباسات الگ ہیں، علاوہ ازیں ثناء اللہ مجاہد صاحب نے ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری سے ایک انٹرویو کی شکل میں مولانا آزاد کے خلاف سازشوں کے تاریخی پس منظر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ غرض کہ مولانا آزاد پر جو کتابیں شائع ہو چکی ہیں ان میں یہ کتاب ایک بڑا اچھا اور قابلِ قدر اضافہ ہے۔

کتابتِ حدیث عہدِ رسالت وعہدِ صحابہ میں، از مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی، تقطیع متوسط، ضخامت ۱۹۲ صفحات، کتابت و طباعت اعلیٰ، قیمت مجلد درج نہیں۔
پتہ: ادارۃ المعارف کراچی ــ ۱۴۔

منکرینِ حدیث کا ایک بڑا استدلال یہ ہے کہ حدیث کی کتابت عہدِ نبوی سے سو ڈیڑھ سو برس کے بعد ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں احادیث کو قلمبند کرنے کی ممانعت فرما دی تھی، اس مفروضہ کے جواب میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مستقل موضوع بحث کی حیثیت سے عربی میں ایک بہترین